صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث [illegible]

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۶۴، اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چارمینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ)) فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ.

[راجع: ٢٤٨٣]

رضی اللہ عنہ نے کہا اس مچھلی کو کھاؤ' پھر جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو ہم نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' آپ نے فرمایا کہ وہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھیجی ہے۔ اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچی ہو تو مجھے بھی کھلاؤ۔ چنانچہ ایک آدمی نے اس کا گوشت لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ نے بھی اسے تناول فرمایا۔

تشریح اس حدیث سے یہ نکلا کہ سمندر کی مردہ مچھلی کا کھانا درست ہے اور حنفیہ نے جو تاویل کی ہے کہ لشکر والے مضطر تھے ان کے لیے درست تھی وہ تاویل اس روایت سے غلط ٹھہرتی ہے چونکہ یہاں اس مچھلی کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کھانا مذکور ہے جو یقیناً مضطر نہیں تھے۔

٦٧- باب حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ

باب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے ساتھ سنہ ۹ھ میں حج کرنا

٤٣٦٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ ((لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ)).

[أطرافه في : ٤٦٠٥، ٤٦٥٤، ٦٧٤٤].

(۴۳۶۳) ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا' کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا کہ ان سے زہری نے' ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا' اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے کئی آدمیوں کے ساتھ قربانی کے دن (منیٰ) میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک (بیت اللہ) کا حج کرنے نہ آئے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرے۔

تشریح یہ واقعہ سنہ ۹ھ کا ہے۔ سنہ ۱۰ھ میں تو حجۃ الوداع ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ماہ ذی القعدہ سنہ ۹ھ میں مدینہ سے نکلے تھے۔ ان کے ساتھ تین سو اصحاب تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس اونٹ ان کے ساتھ بھیجے تھے۔ اس حج میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سرکاری اعلان فرمایا جو روایت میں مذکور ہے کہ آئندہ سال سے کعبہ مشرکین سے بالکل پاک ہو گیا اور ننگ دھڑنگ ہو کر حج کرنے کی باطل رسم بھی ختم ہو گئی' جو عرصہ سے جاری تھی۔

٤٣٦٤- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ

(۴۳۶۴) مجھ سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا' ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سب سے آخری سورہ جو پوری اتری وہ سورۂ برأت (توبہ) تھی اور آخری آیت جو اتری وہ

خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾ [النساء : ١٧٦].

سورۂ نساء کی یہ آیت ہے۔ ﴿ ویستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة ﴾

مسائل میراث سے متعلق آخری آیت مراد ہے ورنہ حضور ﷺ کی وفات سے چند دن قبل آخری آیت نازل ہوئی وہ آیت ﴿ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ ﴾ (البقرة: ۲۸۱) والی ہے۔

٦٨- باب وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ

باب بنی تمیم کے وفد کا بیان

تشریح: یہ سنہ ۸ھ کے آخر میں آئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ جعرانہ سے واپس لوٹ کر آئے تھے۔ ان ایلچیوں میں عطارد' اقرع' زبرقان' عمرو' خباب' نعیم' قیس اور عیینہ بن حصن تھے۔

٤٣٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَرُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ)) قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣١٩٠]

(۴۳۶۵) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے ابوصخرہ نے' ان سے صفوان ابن محرز مازنی نے اور ان سے عمران بن حصین نے بیان کیا کہ بنو تمیم کے چند لوگوں کا (ایک وفد) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ان سے فرمایا اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگے کہ بشارت تو آپ ہمیں دے چکے' کچھ مال بھی دیجئے۔ ان کے اس جواب پر حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا' پھر یمن کے چند لوگوں کا ایک (وفد) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی' تم قبول کر لو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو بشارت قبول ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ناراضگی کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے جنت کی دائمی نعمتوں کی بشارت کو قبول نہ کیا اور دنیائے دنی کے طالب ہوئے۔ حالانکہ وہ اگر بشارت نبوی کو قبول کر لیتے تو کچھ نہ کچھ دنیا بھی مل ہی جاتی مگر خسر الدنیا والاخرة کے مصداق ہوئے' یمن کی خوش قسمتی ہے کہ وہاں والوں نے بشارت نبوی کو قبول کیا۔ اس سے یمن کی فضیلت بھی ثابت ہوئی' مگر آج کل کی خانہ جنگی نے یمن کو واغدار کر دیا ہے۔ اللهم الف بين قلوب المسلمين' آمین۔ بنو تمیم سارے ہی ایسے نہ تھے یہ چند لوگ تھے جن سے یہ غلطی ہوئی باقی بنو تمیم کے فضائل بھی ہیں جیسا کہ آگے ذکر آرہا ہے۔

٦٩- باب قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً.

باب محمد بن اسحاق نے کہا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول اللہ ﷺ نے بنی تمیم کی شاخ بنو العنبر کی طرف بھیجا تھا' اس نے ان کو لوٹا اور کئی آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی کئی عورتوں کو قید کیا